www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

من مصائد الشیطان ص۴)

ذکر سے مراد اصل میں "استحضار" ہے (مفردات) یعنی زندگی کے شب و روز میں خدا یاد رہے، بلے خدا زندگی کے بجائے "باخدا" زندگی گزاری جائے۔

اور جن روایات میں "حلق الذکر" کا ذکر آتا ہے ان سے مراد بھی یہ مصنوعی مجلسیں نہیں ہیں بلکہ وہ اجتماع ہیں جو محض احقاقِ حق، امتثالِ حق اور غلبۂ حق کے لیے وقتاً فوقتاً اور حسبِ ضرورت منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

مصنوعی مجالسِ ذکر کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ عوام اجتماعی جدوجہد سے محروم رہتے ہیں اور احقاقِ حق کے لیے میدانِ کارزار جو گرم ہوتے ہیں ان سے عموماً الگ تھلگ رہتے ہیں کیونکہ صرف ان "لسانی اذکار" سے وہ مطلوب انقلاب برپا نہیں ہوتا جس کو برپا کرنا ان کے ایمانی فرائض میں ہوتا ہے۔ پوری زندگی باخدا گزارنا اصلی ذکر اللہ ہے۔ مگر اب اسے محدود کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ زندگی کے باقی شئون، حالات اور مظاہر میں "یادِ خدا" کا التزام عموماً کم باقی رہ جاتا ہے، اس لیے ان اذکار کے بعد ان کی زندگی میں اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً کا رنگ عموماً پھیکا رہتا ہے مگر انہیں اس کا احساس کم ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مجالسِ ذکر کو نہایت سختی سے دبا دیا تھا (دارمی) اور یہ وہ باتیں ہیں جو سید صاحب ہم سے بہتر جانتے ہیں۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ "لسانی ذکر" کا وجود نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ ذکر فنی مجالس ذکر کا نام نہیں ہے۔ اور یقیناً نہیں ہے۔ شریعت نے عبادت کی جو اجتماعی صورتیں متعین کی ہیں وہ بھی حلق الذکر سے تعلق رکھتی ہیں اور دوسرے وہ دینی کام جو اجتماعی طور پر کرنا پڑتے ہیں وہ بھی حلق الذکر ہیں۔

پروفیسر موصوف دوسرے انداز میں جو دینی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے رفع درجات اور مغفرت کے لیے کافی ہیں، اگر وہ ان "فنی ذکر" کی محفلیں منعقد کرنے کا اہتمام نہ بھی کریں تو بھی ان شاء اللہ ان سے بازپرس نہ ہوگی۔

اس موضوع پر تفصیلی بحث ہو سکتی ہے لیکن فتوے جیسا مقام اس کا متحمل نہیں ہے۔

۲۔ اقسامِ گناہ۔ قرآن حکیم نے گناہوں، خطاؤں اور لغزشوں کے سلسلے میں مختلف اصطلاحات

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ